بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

دینِ اسلام دو انتہائی اہم اجزاء کا مرکب ہے - اوّلاً نظام فکر یا عقائد اور ثانیاً کردار و افعال - قرآن حکیم کی اصطلاح میں ایسا مابعدالطبیعاتی مجموعہ عقائد جو عمل کی اساس بنے، کردار و سیرت کی تشکیل کرے اور اس کی اپنی نوعیت تخلیقی اور حرکی ہو، ایمان کہلاتا ہے - اور اگر اس سے زندگی، عمل و کردار اور تخلیق کی خصوصیات الگ کر دی جائیں تو وہ پھر محض عقیدہ (DOGMA) رہ جاتا ہے - ایمان کا یہ درجہ اصطلاحاً اقرار باللسان یا اسلام کا درجہ بھی کہلاتا ہے - لیکن ایمان فی الحقیقت اور اصلاً وہی عقیدہ ہے جس سے عمل و کردار کی راہ استوار ہو اور تخلیقی اور حرکی قوتوں کے سوتے پھوٹیں - دوسری طرف دین اسلام میں اصل اہمیت اس عمل کی نہیں ہے جو مطلق ——————— جدوجہد یا تگ و دو ہو، بلکہ اس عمل کی ہے جو حرکت اور سعی و جہد کے ایسے امتزاج کا نام ہے جس کا سرچشمہ ایمان باللہ، ایمان بالآخرت اور ایمان بالرسل ہو - اخلاق و آداب کو پاکیزگی بخشے اور انابت الی اللہ میں ممد و معاون ہو اور اس کی صفات توحید و عدل کی روشنی میں معاشرہ کی بالفعل ترتیبِ نو میں مہمیز کا کام دے - یہی وہ اہم فریضہ ہے جسے قرآن شہادت علی الناس، اقامتِ دین اور اظہارِ دین جیسی اہم اصطلاحات سے تعبیر کرتا ہے -

اگر عمل کے محرکات صحت مند نہیں ہیں، فاعل کی نظری بنیادیں صحیح نہیں ہیں، ان کی سمت متعین نہیں ہے، جڑیں مضبوط نہیں ہیں اور رخ تہذیبی و عمرانی اعتبار سے مثبت خصوصیات کا حامل نہیں ہے تو یہ ایک نوع کی حرکت اور جدوجہد تو ضرور ہے، لیکن قرآن کی اصطلاح میں حقیقی عمل یا عملِ صالح نہیں ہے - تخلیقی اور مثمر ایمان و عمل کو قرآنِ حکیم نے اس حکیمانہ انداز و اسلوب میں بیان فرمایا ہے:

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً
كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ
تُؤْتِيْ أُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا ۔ (ابراہیم : ۲۵)

ترجمہ: کیا تم نے نہیں دیکھا، اللہ نے پاکیزہ بات کی کیسی مثال بیان فرمائی جیسے پاکیزہ درخت، جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان میں ہیں۔ یہ اپنے پروردگار کے حکم سے ہر موسم میں پھل دیتا ہے۔

چنانچہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام سرتاسر زندگی اور عمل کا مذہب ہے اور اسی بنا پر یہ ہمیں تعمیر فرد اور تعمیر معاشرہ سے متعلق جملہ مسائل کا حل دیتا ہے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اسلامی معاشرہ کے جو صدیوں سے انفعال اور غیر تخلیقی رجحانات کا شکار رہا ہے، علاج کی فکریں کریں۔ اور اسلام اور توحید کے فکر انگیز اور انقلابی پیغام کو عام کر کے دین حق کی برتری تمام باطل ادیان اور نظام ہائے زندگی پر قائم کر دیں۔

زیر نظر شمارے میں بعض مستقل سلسلہ وار مضامین کے علاوہ ڈاکٹر عبد الخالق صاحب صدر شعبۂ فلسفہ جامع پنجاب کا ایک فکر انگیز مضمون بعنوان "خودی اور تعمیر معاشرہ" شامل ہے۔ حقیقت انسان کے عنوان سے برادر محترم ڈاکٹر اسرار احمد جو مسلسل مضمون لکھ رہے ہیں، اس کی اگلی قسط انشاء اللہ اگلے شمارے میں شامل کی جائے گی۔

ابصار احمد عفی عنہ